بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ خیبر اور غزوۂ ذات الرقاع کے تناظر میں سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11/اپریل 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ خیبر کے بعد کے کچھ واقعات بیان ہو رہے ہیں، اس میں اہلِ تیماء کی مصالحت کا واقعہ بھی ہے۔ تیماء مدینے سے شام کے راستے میں ایک معروف شہر تھا۔ اہلِ تیماء نے از خود آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں صلح کی پیشکش کی تھی، جسے آپؐ نے قبول فرمایا اور تیماء کے یہود کو اپنے مال و متاع کے ساتھ اپنے علاقے میں رہنے کی اجازت دے دی۔ اسی موقعے پر نمازِ فجر کی ادائیگی میں تاخیر کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اپنے ساتھیوں کے ساتھ غزوۂ خیبر سے لوٹتے وقت ساری رات چلتے رہے، پھر جب آپؐ کو نیند آئی تو مدینے کے قریب آرام کے لیے پڑاؤ کیا، اور بلالؓ سے فرمایا کہ آج کی رات تم ہماری نماز کے وقت کی حفاظت کرو۔ حضرت بلالؓ جاگنے کے لیے نفل پڑھتے رہے، اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور صحابہؓ سو گئے۔ جب فجر کا وقت قریب آیا تو حضرت بلالؓ نے اپنی سواری کا سہارا لیا تو بلال پر بھی نیند غالب آگئی۔ پس نہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اور صحابہؓ میں سے کسی کی آنکھ کھلی اور نہ ہی حضرت بلالؓ کی آنکھ کھلی، یہاں تک کہ دھوپ ان لوگوں پر پڑی اور پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ سب سے پہلے جاگے۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فکر مند ہوئے اور آپؐ نے بلالؓ سے استفسار فرمایا۔ پھر آپؐ نے وہاں سے چلنے کا حکم دیا اور تھوڑی دُور جا کر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے وضو کیا اور صبح کی نماز باجماعت پڑھائی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے اسے چاہیے کہ یاد آنے پر اُسے پڑھ لے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز کو میرے ذکر کے لیے قائم کرو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینے واپس آتے ہوئے لوگ بلند آواز میں تکبیرات کہنے لگے تو آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اپنی آوازیں دھیمی رکھو تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے۔

مسلمانوں کا یہ سفر جو محرم سات ہجری کو شروع ہوا تھا، خدا تعالیٰ کے افضال اور کامیابیاں سمیٹتا ہوا صفر کے اختتام یا ربیع الاوّل کے آغاز میں واپسی پر مکمل ہوا۔

مسلمانوں کے حق میں فتح خیبر کے بہت سے اثرات ظاہر ہوئے جن میں ایک بنیادی اثر یہ ہوا کہ عرب میں ارد گرد کے بہت سے قبائل جو مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا ارادہ رکھتے تھے، خوف زدہ ہو گئے، کئی قبائل نے از خود صلح کا ہاتھ بڑھایا، کچھ نے اطاعت قبول کرنے میں عافیت جانی۔ فتح خیبر کا ایک بڑا اثر یہ ہوا کہ جزیرہ نما عرب میں یہود کی طاقت ختم ہو کر رہ گئی۔ پھر اس فتح کا مدینے کے مسلمانوں کی معیشت پر بڑا مثبت اثر پڑا، حضرت عائشہؓ سمیت کئی صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کی فتح کے بعد ہمیں پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا تھا۔

اس کے بعد غزوہ ذات الرقاع کا ذکر ہے۔ اس غزوہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس علاقے میں ایک درخت یا پہاڑ تھا جس کے نام پر اس غزوے کا یہ نام پڑ گیا، ایک اور وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ اس غزوے میں صحابہؓ کے پاس سواریاں بہت تھوڑی تھیں، اور سفر کی شدت اور سنگلاخ زمین پر چلنے کی وجہ سے صحابہؓ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے اور وہ پھٹے پرانے کپڑوں سے پٹیاں بنا کر زخموں پر باندھتے تھے، کپڑے کی پٹیوں کو چونکہ رقاع کہا جاتا ہے اس لیے اس غزوے کا یہ نام پڑ گیا۔

اس غزوے کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ کتب تاریخ و سیر میں اس کی تاریخ ۴ یا ۵/ ہجری مذکور ہے، جبکہ امام بخاری نے ایک قوی شہادت کی بنا پر اسے غزوہ خیبر کے بعد ۷/ ہجری کا قرار دیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اپنے نوٹس میں اسے غزوہ خیبر کے بعد ۷/ ہجری میں رکھا ہے۔ اس غزوے کا سبب یہ تھا کہ نجد کے علاقے میں بعض راہزن اور ڈکیت مسافروں کو تنگ کیا کرتے تھے، ان پر قابو پانا مشکل تھا۔ اسی طرح اس غزوے کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک تاجر مدینے آیا اور اس سے اہل مدینہ کو یہ اطلاع ملی کہ اہلِ ثعلبہ اور دیگر قبائل مسلمانوں کے خلاف لشکر کشی کا ارادہ رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے اس مہم جوئی کا ارادہ فرمایا۔ آپؐ مدینے سے چار سَو، سات سَو یا آٹھ سَو ساتھیوں کے ساتھ اس غزوے کے لیے روانہ ہوئے۔

اس غزوے میں صلوٰۃ الخوف ادا کیے جانے کا بھی ذکر ہے۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نخل سے ذات الرقاع گئے اور وہاں غطفان کے لشکر سے سامنا ہوا مگر کوئی لڑائی نہ ہوئی، البتہ آمنے سامنے ہوتے ہوئے حملے کا خطرہ رہا، اس دوران جب نماز کا وقت ہوا تو آپؐ نے صلوٰۃ خوف ادا فرمائی۔ یعنی ایسی نماز جس میں آدھے لوگ نصف نماز میں شامل ہوئے اور پھر پیچھے ہٹ گئے، اور بقیہ آدھے لوگ آ گئے اور انہوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس نماز کا ذکر سورۃ النساء میں فرمایا گیا ہے کہ ایسی خوف کی حالت میں کس طرح نماز پڑھی جائے۔ شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں کہ صلوٰۃ خوف کے بارے میں اختلاف ہے کہ پہلی بار کس سال اس کے بارے میں حکم نازل ہوا۔ جمہور علماء کا کہنا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں یہ نماز پہلی بار پڑھی گئی، مگر اس کا حکم کب نازل ہوا اس میں علماء کا اختلاف ہے، کسی نے اس کا حکم ۴، کسی نے ۵، کسی نے ۶ اور کسی نے ۷/ ہجری کا قرار دیا ہے۔ پندرہ دن کی اس مہم کے بعد آپؐ واپس مدینے کی جانب روانہ ہوئے۔

اس غزوے کو معجزات کا غزوہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ پر ایک دشمن کی جانب سے تلوار سونتے جانے کا واقعہ اسی غزوے کے دوران پیش آیا تھا۔

اسی غزوے کے دوران ایک پرندے کا واقعہ بھی پیش آیا، جس کی تفصیل یوں ہے کہ اس غزوے کے دوران صحابہؓ میں سے ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں پرندے کا ایک بچّہ لے کر آیا، آنحضور ﷺ اس کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اُس پرندے کی ماں یا باپ میں سے ایک نے اُس صحابی کے سامنے خود کو گرا دیا گویا اپنا آپ اُس صحابی کے سامنے پیش کر دیا۔ لوگ اس منظر کو تعجب سے دیکھ رہے تھے، آنحضور ﷺ نے اس پر فرمایا کہ تم لوگ اس پرندے پر تعجب کرتے ہو، تم نے اس کے بچّے کو پکڑ لیا ہے اور یہ پرندہ اپنے بچّے کو آزاد کروانے کے لیے اپنا آپ تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارا ربّ اس پرندے کے اپنے بچّے پر رحم کرنے سے زیادہ تم پر رحم کرتا ہے۔

اسی طرح اس غزوے کے دوران ایک جنونی بچّے کی شفایابی کا واقعہ بھی بیان ہوا ہے۔ ایک دیہاتی عورت آنحضور ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر جنون کا حملہ ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس بچّے کے منہ میں ڈالا اور تین دفعہ فرمایا کہ اے اللہ کے دشمن! اس سے دُور ہو جا، مَیں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر حکم دیا کہ اس بچّے کو لے جاؤ اب اسے یہ تکلیف پھر کبھی نہیں ہوگی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اس غزوے کے دوران علبہ بن زید حارثی آنحضور ﷺ کی خدمت میں تین انڈے لائے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر! یہ انڈے لے لو اور انہیں پکاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں مَیں نے وہ انڈے پکائے اور پھر روٹی تلاش کی مگر نہ ملی۔ اس پر آنحضور ﷺ اور آپؐ کے ساتھی روٹی کے بغیر ہی وہ انڈے کھانے لگے، یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے، مگر پیالے میں وہ انڈے اُسی طرح موجود تھے۔ پھر صحابہؓ میں سے بہت سے لوگوں نے اس میں سے کھایا اور پھر ہم آگے روانہ ہو گئے۔

اسی سفر کے دوران ایک اونٹ حضور ﷺ کے پاس تیزی سے آیا اور اس نے بلبلانا شروع کر دیا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس اونٹ نے کیا کہا ہے؟ یہ اپنے آقا کی شکایت کر رہا ہے کہ اس کا آقا کئی سالوں سے اس سے خدمت لے رہا ہے اور اب وہ اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپؐ نے اس کے مالک سے اس اونٹ کو خرید کر جنگل میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔

اسی غزوے میں حضرت جابرؓ کا اونٹ گم ہو گیا تھا، آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اندھیری رات میں میرا اونٹ گم ہو گیا۔ مَیں اسے تلاش کرتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپؐ کے استفسار پر بتایا کہ میرا اونٹ گم ہو گیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اونٹ فلاں جگہ پر ہے، جا اور اسے لے لے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں اس جگہ پر گیا مگر وہاں مجھے اونٹ نہ ملا، مَیں واپس حاضر ہوا تو آپؐ نے دوبارہ وہیں جانے کا ارشاد فرمایا۔ مَیں دوبارہ وہاں گیا مگر اونٹ نہ ملا۔ اس پر آپؐ شفقت فرماتے ہوئے میرے ساتھ وہاں گئے، یہاں تک کہ ہم اونٹ تک پہنچ گئے پھر آپؐ نے مجھے اونٹ پکڑا دیا۔

غرض اس غزوے میں کئی معجزات کا ذکر ہے، مثلاً اسی غزوے میں حضرت جابرؓ کا ایک اونٹ سست ہو گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ پانی لے کر اس پر پھونک ماری اور اس اونٹ کی کمر، سر اور پیٹھ پر وہ پانی چھڑک دیا۔ پھر آپؐ نے سونٹی سے اس اونٹ کو چند ضربیں لگائیں جس پر وہ اونٹ تیز ہو گیا۔

اسی طرح اس غزوے کے دوران لگن میں پانی بڑھ جانے اور معجزانہ برکت کا واقعہ بھی ملتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے اسی طرح کے معجزات کی بابت حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ اس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کر دیا۔ اِسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کہ کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔ اور اسی قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت ﷺ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار میں موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزاروں بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا پیٹ بھر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں یعنی نمکین کنوئیں کے پانی میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔ اللھم صلی علی محمد و آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔